

بھلی بات، ورنہ خاموش

مجلس حدیث

مشکات سنت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. (متفق عليه)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت، کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو شخص ایمان رکھنے

والا ہے اللہ پر اور یوم آخرت پر اسے چاہئے بھلی بات بولے ورنہ خاموش رہے۔

محض زبان کی حرکت، جس کا پتہ تک نہیں چلتا، یہاں دو عظیم ترین حقیقتوں کے ساتھ جوڑ دی جاتی ہے: اللہ کو ماننا اور آخرت پر یقین ہونا۔ جس کا اثر زبان اور قلم پر آنا لازم ہے۔ اور اس کی حد یہ کہ یہاں سے بھلی باتیں ہی نشر ہو رہی ہوں؛ اور اگر نشر خیر کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو کم از کم یہاں خاموشی دیکھی جائے۔

غرض ان دو حقیقتوں کو ماننے کا اثر انسان کے انگ انگ پر نظر آتا ہے۔ اس حدیث میں ایمان کی وہ جہت بیان ہوئی جس کا تعلق آلہ زبان سے ہے۔

اللہ پر ایمان جو انسان کی سوچوں، تصورات، اور اہداف کو حسین ترین جہت دیتا ہے۔ کیسے ممکن ہے پھر یہاں خوب سے خوب تر نشر نہ ہو۔

آخرت پر ایمان، جو خدا کے آگے انسان کی ذمہ داری اور جو ابد ہی کا عنوان ہے۔ کیسے ممکن ہے پھر یہاں ذمہ دار ترین رویے ظاہر نہ ہوں۔

سلف میں سے کسی کا قول ہے: تمہارے منہ سے نکلے الفاظ قابو کرنے کے لیے فرشتے قلم سنبھالے ہوئے ہیں۔ اس بات کا اندازہ کر لو تو کبھی بے تکانہ نہ بولو۔ اخروی جو ابد ہی تو بہت عظیم بات ہے، ان فرشتوں کے لکھنے کو صرف کاغذ اگر تمہیں اپنی جیب سے دینا پڑتا تو بخدا

بڑا حساب کا بولتے!